مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴۔جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دردِ شکم کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں ؛؛

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے ۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں ؛؛

جناب ڈاکٹر چودھری شاہ نواز خان صاحب کے ہاں آج لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛؛

نظارت بیت المال کی طرف سے قریشی میر احمد صاحب ضلع منٹگمری کی جماعت ہائے احمدیہ میں دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں ؛؛

گذشتہ رات کسی قدر بارش ہوئی جس سے گرمی میں بہت کچھ کمی واقعہ ہوگئی ہے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شادی کے موقعہ پر عورتوں کا گانا

"سوال کیا گیا۔ کہ لڑکی یا لڑکے والوں کے ہاں جو جوان عورتیں مل کر گھر میں گاتی ہیں۔ وُہ کیسا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ اصل یہ ہے۔ کہ یہ بھی اس طرح پر ہے۔ اگر گیت گندے۔ اور ناپاک نہ ہوں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لے گئے۔ تو لڑکیوں نے مل کر آپ کی تعریف میں گیت گائے تھے۔ مسجد میں ایک صحابی نے خوش الحانی سے شعر پڑھے۔ تو حضرت عمر رضؓ نے اُن کو منع کیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھے ہیں۔ تو آپؐ نے منع نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے ایک بار اس کے شعر سُنے۔ تو آپؐ نے اس کے لئے رحمۃ اللہ فرمایا۔ اور جس کو آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے۔ وُہ شہید ہو جایا کرتا تھا۔ غرض اس طرح پر اگر فسق وفجور کے گیت نہ ہوں۔ تو منع نہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ عورتوں کی ایسی مجلسوں میں بیٹھیں۔ یہ یاد رکھو۔ کہ جہاں ذرا بھی مظنّہ فسق وفجور کا ہو۔ وُہ منع ہے۔ ؎ بزہد و ورع کوش وصدق وصفا .
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ"

(رہنمائے خاتون بحوالہ الحکم ۱۹۰۳ء)

اعلان بالدف کے متعلق ارشاد

"میاں اللہ بخش صاحب امرتسری نے عرض کیا کہ حضور یہ جو براتوں کے ساتھ باجے بجائے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق حضور کیا حکم دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ فقہاء نے اعلان بالدف کو نکاح کے وقت جائز رکھا ہے اور یہ اس لئے کہ پیچھے جو مقدمات ہوتے ہیں۔ تو اس سے گویا ایک قسم کی شہادت ہو جاتی ہے۔ ہم کو مقصود بالذات لینا چاہیئے۔ اعلان کے لئے یہ کام کیا جاتا ہے۔ یا کوئی اپنی شیخی۔ اور تعلّی کا اظہار مقصود ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض جب چاپ شادیوں میں نقصان پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی جب مقدمات ہوئے ہیں۔ تو اس قسم کے سوال اٹھائے گئے ہیں۔ غرض ان خرابیوں کے رد کرنے کے لئے اور شہادت کے لئے اعلان بالدف جائز ہے۔ اور اس صورت میں باجا بجانا منع نہیں ہے۔ بلکہ نسبتوں کی تقریب پر جو شکر وغیرہ بانٹتے ہیں۔ دراصل یہ بھی اس غرض کے لئے ہوتی ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کو خبر ہو جاوے۔ اور پیچھے کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر اب یہ اصل مطلب مفقود ہو کر اس کی جگہ صرف رسم نے لے لی ہے"

(رہنمائے خاتون بحوالہ الحکم ۱۹۱۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اعلان

نکاح کے موقعہ پر ڈھولک نہیں بلکہ دف بجانا جائز ہے

کل کے "الفضل" میں میری ایک گفتگو شادی کے موقعہ پر گانے کے بارہ میں چھپی ہے۔ اس میں ایک سخت غلطی ہو گئی ہے۔ دوست اس کی اصلاح کر لیں۔ بلکہ بہتر ہو گا۔ کہ کل کے پرچہ میں ہاتھ سے اس کی اصلاح کر دیں۔ تا کہ آیندہ کسی کو دھوکا نہ لگے۔ غلطی یہ ہے۔ کہ نکاح کے موقعہ پر ڈھولک بجا کر پاک گیت گانے جائز ہیں۔ یہاں ڈھولک نہیں بلکہ دف چاہیئے۔ کیونکہ ڈھولک تو چھوٹا ڈھول ہی ہوتا ہے۔ جو ناجائز ہے۔ پس دوست ڈھولک کا لفظ کاٹ کر دف کر لیں ؂

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ غلطی ڈائری نویس کی نہیں بلکہ خود میری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ڈھولک کا لفظ ہی بولا تھا۔ مگر ذہن میں اس وقت بھی دف تھا۔ بوجہ ان آلات سے ناواقف ہونے کے گفتگو کے وقت خیال نہیں رہا۔ جب صبح "الفضل" میں گفتگو پڑھی تو مجھے یاد آ گیا کہ غلط لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ دف کے ساتھ مستورات، یا مردوں کا پاکیزہ اشعار پڑھنا شادی یا عید یا جنگ وغیرہ کے مواقع پر حدیثوں سے ثابت ہے۔ اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بعض دفعہ ایسا ہوا ہے ؂

خاکسار، میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۴ جون

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس دافریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب وخاسر رکھے ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں نیز ۹ ر جون سے ان کا امتحان شروع ہے۔ جو ۱۵ ر جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؂

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؂

ایک مخلص احمدی کا افسوسناک انتقال

کوہاٹ ۱۳ جون ۳۸ء۔ ظہور احمد خانصاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ خان بہادر محمد علی خاں صاحب کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون تھوڑا ہی عرصہ ہوا مرحوم کے نوجوان فرزند غیور احمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کا انتقال ہوا تھا۔ مرحوم نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ خانصاحب فقیر محمد خان صاحب انجینیر کی وفات کے معاً بعد خان بہادر محمد علی خانصاحب کی افسوسناک وفات صوبہ سرحد کی جماعتوں کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ہمیں مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے ؂

درخواستہائے دعا

حکیم غلام محمد صاحب قبولہ جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اپنی صحت کے لئے۔ محمد عظیم صاحب بھیرہ اپنی صحت کے لئے جن کی ٹانگ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ قلیچ خان صاحب بالاکوٹ اپنی صحت کے لئے جو بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ عبد القادر صاحب سجووال اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے۔ محمد عبد اللہ صاحب کونگام کشمیر اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے۔ مولوی حافظ ابو عبید اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اپنی صحت کیلئے۔ مسٹر محمد فضل الہیٰ صاحب بھیرہ اپنی لڑکی سلیمہ بیگم کی صحت کے لئے۔ عبد الرحمٰن خان صاحب اسماعیلہ ضلع مردان اپنی بڑی ہمشیرہ کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

اسلام نے انسان کو اعمال میں مجبور نہیں قرار دیا

اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ نے ہر انسان کے اندر دو قسم کی قوتیں رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک کو لمۂ ملک کہا جاتا ہے۔ اور دوسری کو لمۂ شیطان۔ یعنی ایک تو وہ قوت ہے۔ جو انسان کو نیک باتوں پر عمل کرنے کی تحریک کرتی ہے۔ اور دوسری وہ قوت ہے جو اسے گناہوں کے ارتکاب پر برانگیختہ کرتی ہے۔ یہ دونوں قوتیں درحقیقت انسانی رُوح کے ارتقاء اور اس کے امتحان کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ اگر بالفرض صرف ایک ہی قوت رکھی جاتی۔ تو انسان مجبور ہوتا۔ اگر وہ نیکی کرتا۔ تو اس کی نیکی قابل تعریف نہ کہلا سکتی۔ اور اگر وہ بدی کرتا۔ تو اس کی بدی اُسے قابلِ ملامت نہ ٹھہرا سکتی۔ کیونکہ جب انسان کے اندر صرف ایک ہی قوت رکھی جاتی۔ تو وہ اس بات پر مجبور ہوتا۔ کہ اس قوت کے ماتحت کام کرے۔ ایسی حالت میں ایک انسان۔ اور مشین میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ جس طرح مشین چلتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ انسان بھی ایک محاذ پر ہمیشہ چلتا رہتا۔ اور کبھی اُس سے اِدھر اُدھر نہ ہوتا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ عالم اس لئے پیدا کیا ہے۔ تا اس میں نیکی۔ اور بدی کی کشمکش ہوتے ہوئے قابل انسان اپنی قابلیت کے جوہر دکھائیں اور جو نااہل ہیں۔ وہ اس امتحان میں پورے نہ اُتر کر خدائی فضلوں سے محروم ہو جائیں۔ اس لئے اس نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت ہر انسان کے اندر دو قسم کے جاذب پیدا کئے ہیں۔ جن میں سے ایک کو جاذب خیر کہا جاتا ہے۔ اور دوسرے کو جاذب شر۔ پھر اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایسی قوتیں دی ہیں۔ کہ وہ اگر چاہے۔ تو بدی کا ارتکاب بھی کر سکتا ہے۔ اور چاہے۔ تو نیکی بھی کر سکتا ہے۔ مگر اس لئے۔ کہ انسان بدی کے گڑھے میں نہ گرنے پائے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے رسول۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح بندے بھیجے۔ جو اپنے نمونہ سے لوگوں کو یہ بتاتے رہے۔ کہ سیدھا راستہ کونسا ہے۔ اور غلط راستہ کونسا۔ اسی طرح اس نے الہامی کتابیں نازل کیں۔ عقل و فہم سے لوگوں کو آراستہ کیا۔ اور کھلے طور پر اس نے بتا دیا۔ کہ فلاں راستہ پر چلوگے۔ تو میری رضا حاصل کروگے۔ اور فلاں رستہ پر چلوگے۔ تو میرے غضب کا نشانہ ہوگے۔ اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کا قرآن مجید میں ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا۔ یعنی ہم نے انسان کو بناتے ہوئے نیکی اور بدی کا اُسے دل علم دے دیا۔ اور اسے بتا دیا۔ کہ اگر تم نے تزکیۂ نفس اختیار کیا۔ تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور اگر بدیوں میں اپنے آپ کو ملوث کر لیا۔ تو خائب و خاسر ہوگے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ دونوں مادے پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے۔ کہ ترقی کرنے والے کو اللہ تعالےٰ اپنے انعامات سے بہرہ ور فرمائے۔ کیونکہ انعام اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جب کوئی امتحان ہو۔ اگر کوئی امتحان نہ ہو۔ تو انعام کا کوئی شخص مستحق نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ اسلامی تعلیم ہے۔ جو اس نے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کی۔ اور جو قرآن مجید میں موجود ہے مگر اخبار "آریہ مسافر" (۱۲- جون) نے لکھا ہے۔ کہ:۔ "اسلام کے نزدیک انسان اپنے اعمال میں خود مختار نہیں۔ بلکہ اُسے خدا نے جیسا چاہا۔ بنا دیا"۔

پھر اس نظریہ پر خود بخود بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ایسی حالت میں ارواح کو اپنے اعمال کا ذمہ وار قرار دینا صریح ناانصافی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ خدا نے جیسا چاہا۔ بنا دیا۔ اس میں ارواح کا کیا قصور۔ وہ تو مجبورِ محض ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی درزی کو کہے۔ کہ میرا کوٹ تیار کر دے۔ مگر کپڑا ہی اپنے پاس سے لگا دیا۔ تو ایسی حالت میں درزی نہ صرف سلائی کے لئے ذمہ وار ہوگا۔ بلکہ کپڑے کے تمام نقائص کے لئے بھی اُسے ہی جواب دہ ہونا پڑے گا۔ پس جب روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور اُن کی تقدیریں پہلے سے مقرر کر رکھی ہیں۔ تو پھر وہ اپنے اعمال کے لئے کیسے ذمہ وار گردانی جا سکتی ہیں"۔

بات کا بتنگڑ۔ اور رائی کا پہاڑ بنانا اسی کو کہتے ہیں۔ کہ خود بخود ایک نظریہ قائم کر کے اسے اسلام کی طرف منسوب کر دیا۔ اور پھر اس کی مخالفت شروع کر دی۔ حالانکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اسلام اس نظریہ کا قائل نہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ ارواح کے اعمال اس نے خود بخود تجویز کر کے روحوں کو دُنیا میں بھیجا ہے۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ تمام ارواح اعمال میں آزاد ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ان پر کوئی جبر نہیں۔ اگر وہ ہدایت کا راستہ اختیار کریں گی۔ تو اس کا فائدہ انہیں پہنچے گا۔ اور اگر ضلالت کا راستہ اختیار کریں گی تو اس کا نقصان بھی انہیں ہی ہوگا اس بارہ میں قرآن مجید کی ایک آیت قبل ازیں درج کی جا چکی ہے اب بعض اور آیات درج کی جاتی ہیں:۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ کہ دیکھو۔ تم میں سے جو چاہے۔ ایمان لائے۔ اور جو چاہے۔ انکار کر دے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے جبر ہوتا۔ تو ایمان پر ہوتا۔ نہ کہ کفر اور ضلالت پر۔

غرض نیکی اور بدی کے معاملہ میں اسلام بنی نوع انسان کو آزاد قرار دیتا ہے۔ اس نے نیکی کا رستہ بھی بتا دیا۔ اور یہ بھی دکھا دیا۔ کہ فلاں بدی ہے۔ اب یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ عقل اور فہم و فراست۔ اور اس نور سے کام لیتے ہوئے جو اللہ تعالےٰ نے اس میں رکھا ہوا ہے۔ نیکی کو ترجیح دے۔ اور بدی کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچائے۔ اگر وہ نہیں بچتا۔ تو اس میں اس کا اپنا قصور ہے۔ اور اس وجہ سے قابل گرفت ہے۔

اخبار "آریہ مسافر" نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات بھی پیش کی ہیں۔ جن کے متعلق انشاء اللہ تعالےٰ پھر لکھا جائے گا۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

۲۴۵۔ دیدار الٰہی

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے جب شوق ظاہر کیا۔ کہ رب ارنی انظر الیک یعنے اے رب میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ تو ان کو جواب مل گیا کہ لن ترانی۔ تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ یعنے اس دنیا کی آنکھیں اور جسم دیدار الٰہی کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے یہ ممکن نہیں۔ لیکن دنیا میں الٰہی تجلی کا ایک نمونہ ہے۔ وہ یہ کہ بجلی ایک نہایت مخفی طاقت ہے مگر جب وہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور جسمانی طور پر متمثل ہو کر اپنی قوت کے ساتھ اپنا اظہار کرتی ہے۔ تو پہاڑوں تک کو توڑ گرا دیتی ہے۔ پس گو بجلی ہر جگہ موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا بھی ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن اگر اس کا مظاہرہ چاہو تو تجلی اور اظہار وجود کے وقت وہی بجلی جو پہلے بے معلوم تھی۔ ایسی کڑک کر اپنے وجود کا اظہار کرتی ہے کہ انسان تو کیا پہاڑ کے بھی ٹکڑے اڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی تجلی بھی ایسی ہیبت ناک ہوتی ہے۔ کہ اس کو انسان کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے حضرت موسےٰ کو کہا کہ اگرچہ تو مجھ کو دیکھ ہی نہیں سکتا۔ لیکن میں اپنی ایک مخلوق اور محکوم طاقت کی تجلی تجھے دکھاتا ہوں۔ اگر تو اسے برداشت کرے۔ تو پھر میری رؤیت کا سوال پوچھو اور اگر یہی برداشت نہ ہو سکی۔ تو پھر میری تجلی کی تو کہاں برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ صاعقہ کا ایک کڑکا دیکھ کر ہی حضرت موسےٰ بے ہوش ہو گئے اور ہوش میں آنے پر پھر توبہ کی۔ ایسا ہی سوال بنی اسرائیل کے بعض آدمیوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کیا تھا۔ واذ قلتم یاموسیٰ لن نومن حتیٰ نری اللّٰہ جھرۃ فاخذتکم الصاعقۃ و انتم تنظرون۔ یعنے اے بنی اسرائیل تم نے موسےٰ سے کہا تھا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک تو ہمیں خدا کو نہ دکھا دے۔ اس سوال پر تمہارے ساتھ یہ سلوک ہوا۔ کہ تم پر بجلی گری۔ اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم تم کو موت کے بعد ہوش میں لائے تاکہ تم شکر کرو۔

یہاں بھی بجائے تجلئ الٰہی کے اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ ایک طاقت کی تجلی ہوئی۔ جس سے وہ لوگ بیہوش ہو گئے۔ بلکہ تعجب نہیں کہ بعض مر بھی گئے ہوں۔ اور باقی بعد میں ہوش میں آ گئے۔ حضرت موسےٰ اور بنی اسرائیل دونوں میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو کوئی نقصان جسمی نہیں پہونچا۔ وہ صرف دہشت اور چمک اور کڑک کی تاب نہ لا کر ہیبت سے بے ہوش ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں سے بسبب گستاخی اور بے ادبی کے بعض مر بھی گئے۔ اور بعض بچ گئے (ثم بعثناکم من بعد موتکم) اور بجلی ان پر براہ راست گری ؛

یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح زمانہ یعنے دہر خدا نہیں ہے۔ مگر خدا کا ایک ایسا آلہ ہے۔ جس سے براہ راست وہ اس عالم میں کام لیتا ہے۔ اور تغیرات پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے اس کے بارہ میں ارشاد ہے۔ کہ لا تسبوا الدھر فان اللّٰہ ھو الدھر۔ اسی طرح صاعقہ گو خدا تعالےٰ کی ایک لطیف مخلوق ہے لیکن بسبب ایک لطیف اور عالمگیر اور طاقتور آلہ کار ہونے کے وہ بھی ایک رنگ کی مظہر الٰہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انی انا الصاعقۃ یعنی میں ہی صاعقہ ہوں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا تھا۔ کہ میں ہی زمانہ ہوں۔ صرف نمونہ کے طور پر صاعقہ کی تجلی خدا تعالےٰ کی تجلی کا ایک مظاہرہ ہے۔ لیکن بجلی سے زیادہ وراء الوراء اور پرے جو مخلوقات ہیں۔ ان کو انسان نہیں دیکھ سکتا چہ جائیکہ لا تدرکہ الابصار اور اللطیف غیر محدود اور لیس کمثلہ شیءٌ خدا کو اس کمزور اور محدود جسم کی طاقتوں سے دیکھ سکے۔ اور جب خدا نے خود ہی لن ترانی کہہ دیا۔ تو پھر کس دلیل سے اس جہان میں لوگ دیدار الٰہی کے قائل ہیں۔ نیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ موسےٰ کو دیدار نصیب ہو گیا تھا ؛

۲۴۶۔ غلط شہرت

ایک بات بہت مشہور ہے مگر بالکل غلط ہے۔ وہ یہ کہ سوائے پکے مسلمان کے قرآن کسی کو حفظ نہیں ہوتا بلکہ یہاں تک مشہور ہو کہ سوائے سنی کے شیعہ حافظ قرآن کہیں نظر نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ میں پانی پت میں رہا ہوں جہاں سینکڑوں حافظ ہیں اور وہاں حفظ قرآن کا رواج بہت ہے شیعہ بھی وہاں کثرت سے ہیں۔ اور ان میں کئی حافظ قرآن ہیں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ شیعہ صاحبان چونکہ دل میں اس قرآن کو مصحف عثمانی سمجھتے ہیں۔ اس لئے حفظ کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ ورنہ قرآن مجید کا حافظ ہونا یا نہ ہونا کسی شخص یا قوم کی خصوصیت نہیں۔ قرآن مجید کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ ہر ایک انسان آسانی سے حفظ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ محنت اور توجہ کرے۔ اگر یہ بات سچ ہوتی کہ کسی شیعہ کو قرآن مجید حفظ نہیں ہوتا۔ تو آجکل چاہیئے تھا سوائے احمدی کے اور کسی قوم کو قرآن حفظ نہ ہوتا۔ لیکن یہ غلط ہے حفظ ہو تو سکتا ہے مگر حلق کے نیچے نہیں اترتا۔

۲۴۷۔ بعض الفاظ کے معنی قرآن خود کرتا ہے

حنیف جس کے لغوی معنے یکطرفہ یا یکطرفہ کے ہیں۔ یعنی ایک طرف سے ہٹ کر دوسری طرف اپنا رخ پھیرنے والا۔ یہ حضرت ابراہیم کے لئے کئی جگہ آیا ہے۔ اور اس لفظ کے معنے خود قرآن مجید نے بھی کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ اس کی طرز ہے کہ کئی جگہ الفاظ کے معنے خود کر کے بتاتا ہے ان ابراھیم کان امۃً قانتاً للّٰہ حنیفاً ولم یک من المشرکین یہاں حنیف کے معنے قانتاً للّٰہ اور ولم یک من المشرکین کے کئے ہیں۔ یعنے وہ جو خدا کا فرمانبردار ہو اور شرک سے بیزار ہو۔

۲۴۸۔ تانبے کے چشمے

واسلنا لہ عین القطر (سبا) یعنی ہم نے سلیمان کے لئے گلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا۔ اسکے یہ معنے کہ پگھلے ہوئے تانبے کے قدرتی چشمے حضرت سلیمان کے ملک میں بہتے تھے۔ بالکل غلط ہیں۔ مطلب صرف یہ ہے کہ جیسے داؤد کے زمانے میں لوہے کے کارخانے انہوں نے جاری کئے تھے۔ اسی طرح حضرت سلیمان نے تانبے کے کارخانے جاری کئے۔ جہاں تانبا پگھلایا جاتا تھا۔ اور اس سے مختلف اشیاء تیار کی جاتی تھیں۔ چونکہ تانبا ان کارخانوں میں بکثرت ڈھلتا تھا۔ اس لئے کثرت سے ڈھلنے کا نام چشمہ بہانا رکھا گیا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانہ میں ہندوستان میں دودھ اور گھی کی نہریں بہتی تھیں۔ ایسے الفاظ محاورۂ زبان کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اسلام کی کامل اور دلربا تعلیم

غیر مسلم اصحاب کو دعوتِ اسلام

بے مثال اسلامی تعلیم

اسلام کی تعلیم نہایت ہی دلکش اور دلربا ہے۔ یہ نورانی تعلیم بے حد دلفریب ہونے کے باوجود بہت بڑی شان و شوکت اور تاثیر والی ہے۔ یہ تعلیم سورج کی طرح چمک رکھنے والی۔ اور چاند کی طرح ٹھنڈی روشنی پہنچانے والی ہے۔ اسلامی تعلیم کے اصول۔ اور احکام اپنی نظیر آپ ہیں۔ دنیا کا کوئی مذہب ان کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی تاب نہیں لاسکتا۔ یہ پاک تعلیم لوگوں کو وحشیانہ حالت سے نکال کر انسان بنا دیتی ہے۔ اور انسان سے فرشتہ۔ اور خدا ترس اور خدا پرست انسان بنا دیتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت دل میں قائم کرتی ہے۔ یہ تعلیم کیا ہے ایک حکمت کا سمندر ہے۔ روحانی دکھوں اور دردمندوں کے لئے شفا یابی کا حکم ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا روشن چہرہ دکھلانے کا ذریعہ ہے۔ یہ تعلیم محبوب تک رسائی کرانے والی ہے۔ ہاں یہ پیارے محبوب خالق و مالک کے عشق کا جام پلانے والی ہے۔ اور یہ دولت حاصل کرنے کے لائق ہے۔ خواہ سب کچھ قربان کرنے سے ملے۔ اس وقت بطور نمونہ صرف تین خوبیاں پیش کی جاتی ہیں۔

توحید کے متعلق اسلامی تعلیم

مثال کے طور پر توحید جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک سمجھنا اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور صرف خدا تعالےٰ کو تمام صفات کا جامع اور تمام تعریفوں کا مستحق قرار دینا۔ اور اس کو جنم مرن کے چکر سے منزہ یقین کرنا۔ اور تمام ارواح اور اجسام کا پیدا کرنے والا اسی کو سمجھنا۔ اور اس کو خالق اور مالک اور تمام خوبیوں کی کان تصور کرنا۔ یہ تعلیم صرف اسلام نے ہی پیش کی ہے۔ باقی تمام مذاہب حقیقی توحید پیش کرنے سے عاری ہیں۔ مثلاً بعض مذاہب نے خدا تعالےٰ کے متعلق یہ تعلیم دی ہے۔ کہ وہ نیست سے ہست نہیں کرسکتا۔ اس نے نہ تو ہماری ارواح کو پیدا کیا ہے۔ اور نہ ہی مادہ کو ارواح اور مادہ کی تمام طاقتیں خود بخود ہیں۔ جس طرح پرمیشور خود بخود ہے۔ مگر اس طرح خدا تعالےٰ کمزور اور ناتواں ثابت ہوتا ہے۔

بعض مذاہب نے آتش پرستی۔ سورج پرستی چاند پرستی۔ اور مورت پرستی کی تعلیم دی ہے یہ تمام امور خدا تعالےٰ کی شان و شوکت کو بٹہ لگانے والے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرت اور جلال کے بالکل برعکس۔ ایک کمزور ہستی کو خدا تعالےٰ کے جاہ و جلال کے تخت پر بٹھلا کر اس کی پوجا کرنا اللہ تعالےٰ کی سخت گستاخی اور ہتک ہے۔

اسی طرح عیسائی مذہب نے تثلیث یعنی تین خداؤں کا عقیدہ پیش کیا ہے حضرت مریم کے فرزند کھاتے پیتے انسان کو ہاں دکھ درد اٹھانے والے انسان کو خدائے عزوجل کا شریک اور ساجھی بنا رکھا ہے حالانکہ لکھا ہے۔ کہ خود اس نے خدا تعالےٰ سے رو رو کر دعائیں کیں۔ جو کہ اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔

غرض ہر قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا۔ لیکن اسلام۔ ہاں صرف اسلام نے وہی خدا۔ جو کہ قدیم سے لازوال اور ازلی صفات والا ہے۔ پیش کیا ہے عرب دیش میں ظاہر ہونے والے پیغمبر جن کا نامی اسم گرامی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور اس کا زمین و آسمان میں کوئی شریک نہیں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ وہ اب بھی بولتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اس کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے۔ تمام پاک تعریفوں کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام حسن اور جمال کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور سلطان ہے زمین و آسمان کا۔ اور ہر ایک قسم کے نقص اور عیب سے منزہ ہے۔ نیست سے ہست کرنا اسی کا کام ہے۔ اس تک پہونچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو کہ قرآن مجید نے کھولا ہے۔ قرآن شریف کے علاوہ بعض مذاہب نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ خدا تعالےٰ نے کوئی بخشش۔ کوئی عطا اور کوئی انعام بغیر ہمارے کرم۔ اور اعمال کے ہم پر نہیں کیا۔ گنہگاروں کے برے کرموں کی وجہ سے زمین پر جس قدر اناج۔ پھل۔ ترکاریاں۔ میوہ جات درخت ثمردار ہم دیکھ رہے ہیں جنم لیتے ہیں۔ اور گنہگاروں کے نا کردنی افعال کی وجہ سے گھوڑے۔ گدھے۔ گائیں۔ بھینسیں بن جاتی ہیں۔ غرض کہ انہوں نے چوراسی لاکھ جون کے چکر کا ڈھونگ کھڑا کر رکھا ہے۔

لیکن قرآن شریف نے اس کے بالکل برعکس یہ تعلیم دی ہے۔ کہ تمام سواری کے سامان اور اناج۔ سورج۔ چاند۔ ہوا۔ اور پانی۔ عیش اور راحت۔ اور ہماری زندگی کے گوناگوں لوازمات ہم کو محض اپنی بخشش۔ احسان۔ اور اپنی رحمت سے عطا فرمائی ہیں۔

پھر قرآن شریف نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ بت اور مورتیاں جن کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں۔ ایک مکھی کا پر پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ ایک گھاس کے تنکے کو سرسبز اور شاداب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک ناچیز کیڑے تک کو بنانے پر قادر نہیں اور یہ بت۔ اور مورتیاں خود اپنی حفاظت کی محتاج ہیں۔ ان سے کسی نفع کی امید رکھنا بے سود ہے۔ وہ بت بولنے اور سننے سے عاجز ہیں۔ ایسی کمزور ضعیف۔ اور نادار چیزوں کی پوجا ایک عقلمند کو کس طرح اپیل کرسکتی ہے۔ تمام دنیا کے دانا اور عقلمند اشخاص کے لئے اسلام کی تعلیم ہی تسلی بخش ہے۔ جس نے ایسا پیارا دل کو قبول کرنے والا خدا پیش کیا۔ اسلام نے سورج پرستی ستارہ پرستی۔ انسان پرستی۔ مورت پرستی۔ اور مردہ پرستی کی سخت تردید فرمائی ہے۔ خدا کی ذات کے سوا کسی کو سجدہ کرنا سخت ناپسند فرمایا ہے یہ اسلامی تعلیم کس قدر خوشکن۔ اور کس قدر پیاری تعلیم ہے۔

ہر قوم میں نبی اور رسول

دوسرا عظیم الشان حکم جو کہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر قوم کے رشی اوتار اور نبی اور رسول کو تسلیم کرنا ہی انسان کے لئے سعادت عظمیٰ ہے۔ قرآن شریف نے ہم کو تعلیم دی ہے۔ کہ جس وقت تمہاری راہ نمائی اور تمہاری ہدایت کے لئے کوئی پاک انسان خدا کی طرف سے کھڑا کیا جائے۔ اس کو قبول کرنا تمہارا اولین کام ہے۔ اس کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا اس کی اطاعت پر دل و جان سے فدا ہونا ازبس ضروری ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا قانون ہے کہ جس وقت گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔

لوگ خدا تعالے کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ہر قسم کے عیوب ان میں نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگی ناپاک اور گندہ ہو جاتی ہے۔ ان کے اخلاق و عادات ناگفتہ بہ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ خدا تعالے کے دروازہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ اور خدا کے سوا اور ہستیوں کی پوجا شروع کر دیتے ہیں تب خداوند کریم ان کی راہ نمائی کے لئے ایک انسان کو اپنے کلام پاک سے بہرہ ور فرما کر بھیجتا ہے۔ وہ خدا نمائی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس کے صاف اور مصفےٰ شیشہ میں سے جو لوگ خدا تعالے کو دیکھتے ہیں۔ وہی دُرِ مقصود حاصل کرتے ہیں۔ وہ لازوال خزانہ کے وارث ہو جاتے ہیں۔ فتح و ظفر ان کے قدم چومتی ہے۔ کامیابی ان کے دروازہ کی باندی کہلاتی ہے۔ وہ معزز و مکرم ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالے کی طرف سے جو کہ قادر و رحیم ہے۔ ان پر فضل و کرم نازل ہوتے ہیں۔ ان کو دل کی آنکھیں عطا ہوتی ہیں۔ وہ خدا تعالے کے عاشق و شیدا ہوتے ہیں۔ سو اے عزیزو جس طرح آپ نے اپنے زمانہ کے رشیوں اور اوتاروں کو قبول کیا ہے۔ اس زمانہ کے ہادی اعظم عرب دیش میں ظاہر ہونے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ (خدا تعالے کی لاکھ لاکھ آپ پر رحمتیں اور برکتیں ہوں) کو بھی قبول کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اور ... [illegible] ... تادہ خدا پر ایمان لا کر برکات اور فیوض حاصل کریں۔ اور اس عظیم الشان پیغامبر کو اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر قبول کریں ابتدا میں گو تمہیں معمولی تکالیف کا سامنا ضرور ہو گا۔ لیکن خدا تعالے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تم کو محفوظ کر لیگا

مہرشی دیاس جی کا پیغام

آخر میں آپ کے لئے مہرشی دیاس جی کا پیغام جو کہ انہوں نے اس نبی اعظم کی شان میں فرمایا ہے درج کرتا ہوں۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرو کھنڈ ۳۔ ادھیا ۳ شلوک ۵ تا ۸ میں مذکور ہے۔ کہ ایک اجنبی ملک اور زبان کا معلم روحانی اپنے اصحابہ کے ساتھ آئے گا۔ اس کا نام محمد ہو گا راجہ بھوج نے اس مہادیو عرب کے رہنے والے کو دلی ارادت سے نذر و نیاز پیش کر کے اس کی تعظیم کی اور کہا میں تیرے حضور جھکتا ہوں۔ اے فخر نسل انسانی عرب کے رہنے والے شیطان کے مارنے والے۔ بہت طاقت مہیا کرنے والے دشمن سے محفوظ کئے گئے۔ اے پاک ہستی مطلق اور سرور کامل کے مظہر میں تیرا غلام ہوں۔ مجھ کو اپنے قدموں میں آیا ہوا جان۔

اس پیغام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے کہ آپ صاحبان کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بائیبل کی پیشگوئی

اسی طرح بائیبل جو کہ عیسائی حضرات کی مقدس کتاب ہے۔ اس میں رسولِ حق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے۔ بائیبل عربی ۱۸۱۱ء میں صاف لکھا ہے نبوت اور بنو قیدار جو کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو گی۔ لیکن افسوس کہ اب ان الفاظ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

بابا نانک کا ارشاد

اس کے علاوہ بابا نانک جی مہاراج کے پاک خیالات اسلام کے بارہ میں ملاحظہ ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں۔

اول آدم بیش ہوئے دو چار بہا بچے
پیچھا آدم مہادیو محمدؐ کیے سب کو
جنم ساکھی بالا ص ۲۰۷

پھر گرنتھ صاحب راگ محل میں فرمان ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے ان کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ وہی برکت والے لوگ ہیں چنانچہ فرمایا۔

پیر پیغمبر سالک صادق شہدا اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں در درویش رسید
برکت تن کو اگلے جو پڑھتے رہن درود

پھر گرنتھ صاحب ۲۹۷ پر درج ہے۔

اٹھے پہر بھوندے رہن کھاون سندے سول
دوزخ پوندے کیوں رہن جاں چت نہ آوے رسول

پھر جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۲۷ پر درج ہے۔ کہ کلجگ میں بھرم کر سارا جگ بھول گیا۔ تاں مہاراج نے اپنی شکتی کو محمد میں پائے کر عرب دیس کا پیغمبر اپنت کیتا۔ جہاں بہت پنتھ کلجگ میں ورت گئے۔ محمد پیغمبر کو پاپ مٹاون واسطے اور نام جپاون واسطے اور اوپاسنا کے درڑھ کرنے واسطے اپیت کیتا۔

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہے کہ تمام مذاہب کے بزرگوں نے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا فرض قرار دیا گیا ہے۔

خدا تعالےٰ سے ہمکلامی کا فخر

تیسری خوبی بھی اسلام کی اس قدر عظیم الشان اور بے نظیر ہے۔ جس کی مثال کوئی دھرم پیش کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کسی مذہب کے پیرو کار کو اس زمانہ میں خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا فخر ہرگز حاصل نہیں ہے۔ اور کوئی دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اپنے دھرم کی پیروی اور اطاعت میں خالق اور مالک کی بارگاہِ عالی سے ہمکلامی کا شرف عطا ہوا ہے۔ اس کی شیریں اور دل نواز اکاش بانی کا مجھ میں ظہور ہوا ہے۔ تمام مذاہب اس جگہ خاموش کے خاموش رہ جاتے ہیں۔ ان کے لبوں پر مہر لگ جاتی ہے۔ زبانی طور پر بڑے بڑے دعوے ہوں گے۔ لیکن جب دریافت کیا جائے کہ تمہارے دھرم اور مذہب کی پیروی اور اطاعت کی برکت سے اللہ تعالے نے اپنی رضامندی کا اظہار بذریعہ اکاش بانی کیا ہے۔ تو سوائے عاجز آنے کے اور کوئی چارہ نہیں بنتا یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ عرب دیش میں ظاہر ہونے والے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کی برکت اور فیض سے خدا تعالے مالک زمین و آسمان سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالے ان پر بڑے راز اور اسرار ظاہر کرتا ہے بڑے نازک علوم اور کامیابی اور کامرانی کے راستے ان پر بذریعہ اکاش بانی کھولتا ہے۔ اسلام کی پیروی سے ہر زمانہ میں جاں نثاروں اور فداکاروں سے اللہ تعالے ہمکلام ہوتا رہا۔ اور اس ہمارے زمانہ میں بھی عربی رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن کا ظہور قادیان کی پوتر سرزمین میں ہوا ہے۔ سب سے بڑھ چڑھ کر یہ درجہ عطا ہوا ہے۔ تا کہ اس نور کی روشنی سے مردہ دلوں کو زندہ کیا جائے اور روحانی اندھوں کو آنکھیں بخشی جائیں اور روحانیت سے بے نصیب لوگوں کو خدا تعالے کے آستانہ پر جھکنے کی توفیق عنائت ہو سکے۔ چنانچہ اس ثبوت میں کہ فی الواقعہ خدا تعالے نے آپ کو اپنی اکاش بانی سے ممتاز فرمایا۔ وہ چمکدار نشان اور معجزات کثیر التعداد ہیں۔ جو کہ قبل از وقت اللہ تعالے نے اپنے بندے پر ظاہر فرمائے ہیں نہائت ہی شان و شوکت سے ظہور پذیر ہوئے جس کی تفصیل آپ کی کتب کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔

مختصراً یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بہت ہی بلند و بالا ہے۔ آپ کو قبول کر کے اور آپ کی غلامی اور اطاعت اور فرمانبرداری سے انسان روحانیت کے آسمان کا ستارہ بن کر چمکنے لگتا ہے۔ گویا مردوں کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور اندھوں کو بینائی دی جاتی ہے۔ اور لنگڑے لولے چلنے لگتے ہیں۔

سکرٹری انجمن خدام الاحمدیہ لائلپور

خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کا تین لاکھ روپیہ جمع کرنے میں ایک اور حکمت

تحریک خلافت جوبلی فنڈ کی اہمیت کے متعلق اخبار الفضل میں بہت سے مضامین نکل چکے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس کے کامیاب بنانے میں کوشاں ہے ادارہ الفضل کی طرف سے ۳ رمئی کے اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بحوالہ پیغام صلح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ہے۔ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک معاہدہ کے ضمن میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔ کہ

"اگر ہندو اس معاہدہ کو توڑیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ ایک کثیر رقم جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ جماعت احمدیہ کے پیشرو کے خدمت میں پیش کریں جس سے یہ استنباط ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے پیشرو کی خدمت میں جماعتی طور پر تین لاکھ روپے کی کم سے کم رقم پیش ہونی چاہیئے"

میں یہاں نفس استنباط کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ بلکہ ایک اور امر کی طرف جماعت کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس معاہدہ کا ذکر کیا ہے۔ اگر وہ اسی صورت میں اور انہی شرائط کے ساتھ کسی وقت ہندو ماننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والے فریق کو تین لاکھ روپے کی رقم ادا کرنے کی شرط بھی رکھی جائے۔ تو اس امر کی گانٹی کیا ہوگی۔ کہ جماعت احمدیہ بوقت ضرورت خدانخواستہ اگر معاہدہ کی خلاف ورزی کرے۔ تو تین لاکھ روپیہ جمع کر کے فریق ثانی کو ادا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ سو اللہ تعالےٰ نے خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کے ذریعہ یہ موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تین لاکھ روپیہ کی کثیر رقم جو علاوہ چندہ عام اور چندہ تحریک جدید ہے۔ جمع کر کے ثابت کر دے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تین لاکھ روپے کی شرط لگائی تھی۔ وہ بالکل درست تھی۔ اور جماعت اس وقت بھی یہ اہلیت رکھتی تھی کہ وہ بوقت ضرورت تین لاکھ روپیہ جمع کر سکے۔ سو تحریک خلافت جوبلی پر جماعت احمدیہ کا تین لاکھ روپیہ کی رقم جمع کر دینا ایک ناقابل تردید ثبوت ہوگا۔ اس بات کا کہ جماعت احمدیہ بفضل خدا ایسے معاہدات کرنے کی جس کا پیغام صلح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔ اہلیت رکھتی ہیں۔

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

---

* سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کو کسی خاص تاریخ سے مخصوص نہیں فرمایا۔ بلکہ ہر سال ایک نئی تاریخ کو ان جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے جس سے انکی غرض باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے۔ اور خطرات سے حفاظت بھی ہے اس سال میں نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ ۱۴ مارچ کو خلافت ثانیہ کی یادگار کے طور پر جلسہ کیا جائے تو حضور نے فرمایا۔ میں ڈے منانے کا تو مخالف ہوں۔ ہاں خدا کے نشان کا ذکر کرنے کیلئے جلسہ کر کے تقاریر کرنے میں حرج نہیں۔ میرے نزدیک خلافت ثانیہ پر ۲۴ سال کا پورا ہونا اور اس عرصہ کے واقعات کا تذکرہ کرنا اپنی نوعیت میں ۲۶ رمئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وفات منانے سے بہت مختلف ہے۔ مگر خلیفہ برحق نے پھر بھی اسقدر احتیاط کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وہ جلسہ ۱۳، ۱۴ مارچ کو دو روز کیا گیا۔ انبیاء اور ان کے خلفاء اس قسم کی باتوں میں بہت محتاط ہوتے ہیں۔ اور انہی کی پیروی میں ہمارے لئے نجات ہے مختصر یہ کہ میرے خیال میں ۲۶ رمئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وفات منانا درست نہیں * واللہ اعلم بالصواب۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری ×

۲۶ رمئی کو یوم وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام منانا

نبی خدا کا مظہر اور اس کی تجلیات کا جلوہ گاہ ہوتا ہے۔ وہ تمام اشخاص اور مقامات اس برکت سے حصہ لیتے ہیں۔ جنہیں اس فرستادہ حق سے وابستگی حاصل ہو جاتی ہے۔ نبی کا سب سے اہم کارنامہ سچی اور حقیقی توحید کا قائم کرنا اور ہر قسم کے شرک جلی وخفی کو دور کرنا ہے۔ وہ شرک کے پیدا ہونے کے تمام دروازوں کو بند کرتا اور توحید کی حفاظت کے لئے پوری جدوجہد کرتا ہے۔ اس کی ولادت اور پھر زندگی کا ہر لمحہ خدا کا نشان اور اس کی وفات کا سانحہ اللہ تعالےٰ کی توحید پر خاص برہان ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی شرک سوز صحبت سے دور ہو جانے کے بعد ان کے ماننے والوں میں ایسی رسوم پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو بالآخر شرک پر منتج ہوتی ہیں۔ ان رسوم کا آغاز بظاہر نیک نیتی سے ہوتا ہے۔ مگر ان کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مقدور بھر ان رسوم سے اجتناب اختیار کیا جائے اور نبی وقت کی زندگی کے اہم ترین مقصد یعنی توحید کے قیام کی پیروی کیجائے۔

اس وقت دنیا میں نبیوں کے ماننے والے یا ان کو خدا قرار دینے والے نیز اولیاء کی محبت کا دم بھرنے والے ان نبیوں یا ولیوں کے یوم المیلاد یا یوم الوفاۃ مناتے ہیں نبی یا ولی کے کارناموں کا تذکرہ۔ اس کے سوانح زندگی کا بیان نہایت اچھا کام ہے متبعین کے دلوں کو صیقل کرنے والا اور ان میں نفخ روح کرنے والا ہے۔ لیکن ولادت یا وفات کے خاص ایام منانے والے اس نیک اثر سے تو محروم نظر آتے ہیں۔ ہاں وہ آہستہ آہستہ بہت سی بدعتوں اور شرکوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں میں صحابہ کے زمانہ میں بلکہ ابتدائی چار پانچ صدیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم الوفات منانے کی رسم نہ تھی۔ بعد ازاں اسے ایجاد کیا گیا۔ مگر آج جو کچھ اس موقعہ پر ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

جماعت احمدیہ خدا کے ایک نبی کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس کی ترقی اور کامیابی کا وہ راستہ نہیں جو اور لوگ آج اختیار کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ طریق ہے۔ جو نبیوں کے عہد میں ان کے اتباع نے اختیار کیا تھا۔ جو خود ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء بتا رہے ہیں۔ اس سے سرمو انحراف خرابی کا موجب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے بچائے آمین

میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ امسال ہمارے بعض نوجوانوں کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ ۲۶ رمئی کو جو ہمارے محبوب کے ہم سے جدا ہونے کا دن ہے جلسے کر کے حضور کے حالات زندگی بیان کرے۔ میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حضور کی مساعی حضور کے کارناموں کا تذکرہ قلب مومن کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ لیکن اس ذکر کو آپ کی وفات کے روز سے مخصوص کر دینا بالکل مناسب نہیں۔ یہ تو پھر مرثیہ خوانی کا طریق جاری ہو جائے گا۔ کونسا احمدی ہے جو بانی احمدیت فداہ روحی کے سانحہ ارتحال کا تصور کرے اور اس کے دل سے آہ نہ نکل جائے۔ اس کے قلب میں حزن کی لہر نہ دوڑ جائے۔ اس کے بدن پر رعشہ طاری نہ ہو جائے۔ پھر کونسا احمدی ہے جو ماہ مئی کے اس عظیم الشان حادثہ کو بھول گیا ہے۔ جبکہ جماعت یتیم ہو گئی تھی۔ اور بہتوں کی کمریں غم کے مارے خمیدہ ہو رہی تھیں؟ ہرگز کوئی احمدی نہ اس واقعہ کو بھولا ہے نہ بھول سکتا ہے قدرت اولےٰ کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور خدا کا نشان تھا۔ اور ہے۔

پس اس امر کی یاد دہانی کیلئے ہنوز نہ ضرورت ہے نہ موقعہ ہے۔ بلکہ اس طریق کے جاری ہونے میں بہت سے خطرات ہیں۔ *

---

* (الفضل) انجمن خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۲۶ رمئی کو جلسہ کرنے کا اعلان ہوا تھا۔ مگر نظارت تعلیم و تربیت نے ایسا جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی۔ چونکہ یہ اطلاع بالکل آخری وقت

پیر چراغ الدین شاہ صاحب مرحوم و مغفور

میرے والد پیر چراغ الدین شاہ صاحب قریشی ۱۸ مئی ۱۹۳۸ء بروز بوقت اڑھائی بجے دن رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز خاندان کے ہر دلعزیز شخص تھے۔ محکمہ نہر کی ملازمت کے سلسلہ میں آپ ساری عمر وطن سے باہر رہے۔ گوجرہ ضلع لائلپور میں آنے پر حسن اتفاق سے والدہ ماجدہ کو اسلامیہ گرلز سکول کی ہیڈ مسٹرس کی جگہ مل گئی۔ اور آپ نے گوجرہ کو اپنی مستقل رہائش گاہ قرار دے لیا اور ایک محلہ میں رہائشی مکان بھی تیار کرا لیا۔

۱۹۳۰ء میں یعنی آخری عمر میں آپ معہ اہل و عیال سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے آغوش احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ آپ کسی قسم کی تبلیغی اثر سے نہیں بلکہ اپنی بیتابانہ دعاؤں کی بدولت اس سلسلۂ حقہ میں منسلک ہوئے۔ جیسا کہ امید تھی۔ اپنے اور بیگانے سب دشمن ہو گئے۔ وطن سے عزیزوں کے خطوط خوشامدوں اور منتوں پر مشتمل آتے رہے۔ مقامی مسلمانوں نے آپ کو صراط مستقیم سے بھٹکانے کے لئے بڑے جتن کئے۔ مگر آپ نے ان کی تمام مراعات پر اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے ایسی لات ماری۔ کہ ان لوگوں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنا پڑا۔ بہت مخالفت کی گئی۔ بائیکاٹ کر دیا گیا۔ سقہ اور حجام کو ہمارے کام کرنے سے روکا گیا۔ مسلمان افسروں کی معرفت دباؤ ڈالنے کی بھی بے انتہا کوشش کی گئی۔ مگر بحمد اللہ آپ کے پائے استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی۔ شروع شروع میں جب آپ کی مخالفت کا سلسلہ زوروں پر تھا۔ بعض عزیزوں اور مخالفین نے ان کے بڑے لڑکے کو ان سے برگشتہ کر دیا۔ مگر وہ بھی کم و بیش ایک سال کے اندر اندر آپ کی دعاؤں کی برکت سے احمدیت سے مشرف ہو گئے۔ والدہ صاحبہ کو گرلز سکول کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مخالفین نے بہت زور لگایا۔ کہ استانی صاحبہ زیادہ تنخواہ قبول کر کے احمدیت ترک کر دیں۔ لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ہنسی خوشی پچیس روپے ماہوار کی ملازمت سے استعفےٰ دے دیا۔

والد مکرم حسن اخلاق کے مالک تھے باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ اور اکثر اس امر پر حیرت و استعجاب کا اظہار فرمایا کرتے۔ کہ لوگ نصف شب کے بعد کسطرح سوتے رہتے ہیں۔ آپ تہجد اور صبح کی نماز کے درمیان بلند آواز سے بہت دعائیں کیا کرتے۔

آپ اپنے غریب رشتہ داروں کا بے حد خیال رکھا کرتے۔ پارچات اور نقدی کی صورت میں حسب توفیق ان کی امداد سے دریغ نہ فرماتے۔ کئی ایک یتیم عزیز آپ کے زیر سایہ پرورش پا کر پروان چڑھے۔ آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت پر صدق دل سے ایمان رکھتے تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ تو میں سلسلۂ حقہ کی خدمت کر کے اپنی پہلی عمر کی گمراہی کے گناہ اپنے سر سے قدرے ہلکا کرنے کی کوشش کروں۔

آپ نے ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ قبلہ والد صاحب مرحوم و مغفور کی بلندی درجات کے لئے اور ہم پسماندگان کے لئے صبر اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ احسن گوجرہ۔

فلسطین کے متعلق کٹک میں تقریر

بعض معزز غیر احمدی دوستوں کی درخواست پر جماعت احمدیہ کٹک نے مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کی تقریر کا انتظام کیا۔ موضوع تقریر فلسطین کی شورش تھا۔ اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ اہالیان شہر کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ جلسہ ۷ جون ٹاؤن ہال میں بعد نماز مغرب زیر صدارت شریمتی سارلا دیبی ایم۔ ایل۔ اے کانگریسی لیڈر منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن مجید جو مولوی عبد الغفور صاحب نے کی۔ اور نظم حضرت مسیح موعود عزیزم میاں عبد الباری و عبد الکریم صاحبان نے خوش الحانی سے پڑھی۔ مولوی صاحب موصوف نے موضوع مذکور پر تقریر کی۔ انہوں نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں وہاں کے جغرافیائی و تاریخی حالات پر روشنی ڈالی اور سیاسی و تمدنی حالات پر بحث کی۔ بعد ازاں موجودہ سورش کے متعلق سیاسی۔ اخلاقی و تاریخی اسباب پر مفصل تقریر فرمائی اور اپنے دلچسپ طرز بیان اور نہایت ہی مفید اور قابل قدر معلومات سے جملہ حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آخر میں آپ نے مختلف انبیاء علیہم السلام کی مثال دیکر نصیحت فرمائی کہ ہر لحاظ سے فلسطین والے حکومت برطانیہ کے مقابل میں بہت ہی کمزور ہیں۔ برطانیہ سے مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ ہاں جب وہ لوگ خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق قائم کر کے اس کے بتائے ہوئے اصول پر کاربند ہوں۔ تو پھر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آخر میں صدر صاحبہ نے مولوی صاحب موصوف کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ حکومت برطانیہ آپس میں نااتفاقی ڈال کر ہر جگہ اپنا الو سیدھا کرتی ہے۔ حاضرین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور مضمون نہایت ہی دلچسپی سے سنا گیا۔ ...

گندم کی پیداوار میں اضافہ کس طرح ہو سکتا ہے

سندھ میں اچھی طرح کاشت کرنے والے دوستوں کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے میں نے ایک بلاک میں گوارا کاشت کر کے ہل چلا دیا۔ تاکہ گوارا کھاد کا کام دے پھر اس میں گندم بوئی۔ جس کی اوسط فی ایکڑ ۲۶ من ۳۰ سیر پختہ نکلی ہے۔ اور میری کل گندم اس سال بارہ سو من پختہ ہوئی ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ اچھے طریقے سے کام کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

بدر الدین ہاری محمود آباد سندھ

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب درجہ دوئم ضلع ملتان

ملک اللہ داد ولد ملک قادر بخش۔ غلام سرور غلام مصطفٰے احمد علی۔ امیر علی پسران ملک غلام رسول غلام حسین ولد ملک ملاک و مساۃ سردار بے بے نابالغ دختر ست بھرائی بہ سربراہی ملک غلام حسین غلام مصطفٰے ولد ملک یار محمد۔ نور محمد ولد ملک اللہ دتہ۔ محبوب علی۔ امیر علی پسران ملک غلام محمد۔ غلام محمد ولد دین محمد و خدا یار نبی بخش پسران ملک شیر بخش محمد رمضان و خان محمد و سردار محمد پسران ملک کریم بخش مساۃ امیر بی بی دختر خدا بخش اقوام وینس سکنائے جھوک وینس تحصیل و ضلع ملتان فریق اول۔

بنام

غلام مصطفٰے ولد غلام سرور۔ خالق داد۔ عنایت بخش پسران خدا بخش مساۃ عنایت خاتون۔ بیوہ حق نواز گہنہ ولد اللہ دتہ۔ ابراہیم ولد کالا۔ مساۃ جنداں دختر صاحباں۔ احمد بخش ولد لدھو نابالغ بہ سربراہی خدا بخش ولد بہادر چچا خود۔ و محمد بخش عرف عماں ولد بہادر۔ مساۃ اللہ وسائی۔ بیوہ سردار ملوک و امام بخش پسران الہ بخش۔ قادر بخش ولد شیتاں۔ غوث بخش ولد اللہ دیا۔ مساۃ جیونی بیوہ ماچھا۔ احمد یار۔ احمد یار پسران قادر بخش۔ امیر بخش ولد خالقداد خدا بخش۔ غوث بخش۔ محمد بخش۔ اللہ بخش۔ شیر بخش پسران اللہ وسایا۔ خالقداد ولد غلام رسول۔ مساۃ حیات خاتون بیوہ محمد بخش۔ غلام نبی ولد نور دین۔ عبد الرحمٰن ولد عثمان و غلام حسن ولد خدا بخش محمد رمضان و محمد نواز نابالغ پسران غلام حسن بہ سربراہی قادر بخش چچا خود۔ اللہ داد۔ ولی داد پسران غلام محمد۔ محمد بخش۔ خدا بخش پسران اللہ بخش۔ مساۃ زینب والدہ جان محمد۔ اللہ یار۔ محمد یار۔ برخوردار پسران بخشا۔ نور محمد ولد رمضان و غلام حسن۔ اللہ داد۔ حیات پسران حاجی مساۃ ست بھرائی بیوہ محمد حسن۔ نور محمد۔ خان محمد پسران جان محمد۔ قادر بخش۔ الہ بخش جان محمد پسران امام بخش۔ غلام سرور ولد نبی بخش داما د امام بخش اور گکمان متوفی۔ غوث بخش ولد رجب۔ غلام سرور ولد نبی بخش۔ رمضان ولد حاجی اقوام وینس اللہ ودھایا و بشیر احمد پسران غوث بخش۔ غلام سرور۔ اللہ ودھایا پسران نبی بخش شرم خاتون بیوہ کریم داد عرف ماچھی۔ ولی داد ولد اللہ داد۔ وارث ولد سجاول۔ واللہ بخش پیر بخش پسران رمضان۔ غلام سرور امیر پسران نور محمد۔ محمد نواز ولد غلام حسن۔ سردار محمد۔ غلام مصطفٰے نابالغان پسران عنایت بخش بہ سربراہی قادر بخش چچا خود۔ نبی بخش۔ اللہ یار پسران محمد بخش اللہ داد۔ عنایت پسران ملوک۔ اللہ ودھایا ولد خدا بخش۔ اللہ داد ولد فہند محمد یار و قادر بخش پسران قائم۔ صاحب یار۔ احمد یار پسران سرطا۔ محمد بخش ولد اللہ یار۔ محمد شفیع ولد وارث نابالغ بہ سربراہی اللہ ودھایا ولد بہادر چچا خود اللہ ودھایا ولد بہادر۔ مولا بخش ولد غلام رسول۔ احمد ولد سلیمان۔ جان محمد شیخا و اللہ وسایا و احمد بخش پسران نبی بخش۔ اللہ ودھایا۔ و غلام حسن پسران اللہ داد اللہ داد۔ محمد رمضان پسران بخشہ مساۃ جانی بی بی بیوہ گاماں۔ دین محمد داد خان محمد۔ ولی داد ولد مراد۔ غوث بخش۔ احمد بخش پسران عمرو۔ اللہ یار۔ احمد بخش۔ سجاول۔ محمد بخش پسران منظا و جان محمد و غلام سرور نابالغان وزیر نابالغ بشیر محمد نابالغ پسران غلام حسن بہ سربراہی نور محمد برادر حقیقی خود۔ الہ بخش ولد خدا یار۔ اللہ ودھایا ولد دتہ و قادر بخش ولد عنایت خدا بخش و غوث بخش پسران سرور اقوام جٹ وینس و اللہ وسایا ولد بہادر قوم جٹ چن و محمد رمضان و سردار پسران الہ بخش اقوام وینس سکنائے موضع جھوک وینس ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع ملتان فریق ثانیاں۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ۱۲۷ کھتونی ۶۵ تا ۶۷۹ نمبر خسرہ ۱۵۸۰ تا ۱۶۰۱ - ۶۷۹ - ۶۸۰ ، ۶۸۲ ، ۶۹۱ ، ۶۹۲ ، ۷۰۳ ، ۶۷۶ ، ۶۸۱ ، ۱۶۳ ، ۶۸۳ ، ۶۸۶ ، ۶۶۵/۱ ، ۶۷۷ ، ۶۷۵ ، ۶۸۸ ، ۶۸۷ ، ۶۹۲ ، ۶۹۳ ، ۶۹۴ ، ۷۰۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ ، ۲۹۶ ، ۲۹۲ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۱ ، ۳۰۰ ، ۱۶۱ ، ۶۷۸ ، ۶۹۹ ، ۶۸۴ ، ۶۸۵ ، ۷۰۲ ، ۶۸۹ ، ۶۹۰ ، ۷۱۲ ، ۷۱۳ ، ۶۹۵ برقبہ ۳۵۹۳ کنال ۷ مرلہ شاملات دہ واقع موضع جھوک وینس پارلی تحصیل ملتان بلا رجسٹری سال ۱۹۳۳-۳۴ء

اشتہار تقسیم اراضی

بمقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانیاں مذکورہ بالا کو پہلے طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ تاحال حاضر عدالت نہیں ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے ان جملہ فریق ثانیان کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۳۸/۷/۱۹ کو بمقام جھوک وینس بغرض جواب دہی حاضر عدالت آویں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۳ جون ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

قربانی ہی وہ راہ ہے جس سے انسان اپنے خدا تک پہونچتے ہیں

۳۱ / مئی ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید سال چہارم سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام

تحریک جدید سال چہارم کی بقیہ فہرست دیتے ہوئے اس امر کے یاد دلانے کی ضرورت ہے۔ کہ چونکہ فصل گندم ہو چکی ہے اور اکثر احباب کا وعدہ فصل پر ادا کرنے کا تھا۔

پس زمیندار جماعتیں خصوصیت سے اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ سال کے آخر کا خیال کرتے ہوئے سال کے آخر میں ایسے حالات پیش آئیں۔ جس سے وہ وعدہ جو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنے امام کے حضور کیا ہے۔ اس کے ثواب سے محروم رہ جائیں ٭ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ قادیان حال کٹک ۲۵/
مولوی عبد اللطیف صاحب بی۔ اے بیت المال ۱۰/
حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال ۶/
مولوی ارجمند خانصاحب مدرسہ احمدیہ ۱۰/
چوہدری رحمت خانصاحب دکاندار دار العلوم دکان کی حالت تسلی بخش نہیں۔ مگر تحریک جدید کا وعدہ باوجود آخر تک ... حضور کے ارشاد کی تعمیل میں شروع سال میں ہی خدا جانے کس طرح ادا کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا ۱۰/
مولوی جان محمد صاحب ۵/
مستری علم الدین صاحب مسجد مبارک ۵/
میاں محمد الدین صاحب معہ اہلیہ و اصلیا فی نولیس ۱۵/
ڈاکٹر محمد الدین صاحب پنشنر ریتی چھلہ ۵/
چوہدری بشیر علی صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵/
مستری جلال الدین صاحب دیال گڑھ ۵/
فضل الدین صاحب مرزا جان عمر ۶/
محمد حسین صاحب دھاریوال ۱۰/
میاں اسمٰعیل نظام الدین صاحبان سیالکوٹ ۵/
منشی احمد دین صاحب سیالکوٹ ۵/
چوہدری خان بہادر صاحب سمبڑیال ۱۰/
〃 عبد الکریم صاحب مانگا جانگڑیاں ۵/
منشی نظام الدین صاحب دھیکوکے ۶/
اللہ رکھا و محمد رمضان صاحبان پنتھے ۵/
حشمت اللہ و بچگان ڈاکٹر عبد اللہ صاحب قلعہ سوبا سنگھ ۱۰/

میاں امام الدین صاحب تازید کا ۵/
چوہدری عزیز احمد صاحب 〃 ۵/
غلام حیدر و غلام قادر صاحبان بھنگالی ۶/
میاں اللہ بخش صاحب 〃 ۵/
منشی غلام رسول صاحب چٹھی رساں عبید ۷/
منشی محمد اسمٰعیل صاحب مالوکے ۵/
ولیداد خانصاحب مراڑہ ۲۰/
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب امرتسر ۵/
والدہ صاحبہ صغیر حسین صاحب 〃 ۱۰/
اہلیہ صاحبہ میاں غلام نبی صاحب 〃 ۵/
بابو سراج الدین صاحب امرتسر ۱۵/
ملک خدا بخش صاحب لاہور ۳۵/
اہلیہ صاحبہ بابو شمس الدین صاحب لاہور ۶/
بشیر احمد صاحب پسر 〃 ۶/
اہلیہ صاحبہ مرزا عطاء اللہ صاحب 〃 ۱۰/
مولوی عبد المجید صاحب 〃 ۵/
شیخ عبد الوحید صاحب 〃 ۵/
سید ممتاز احمد صاحب 〃 ۵/
سید منظور احمد صاحب 〃 ۵/
چوہدری عزیز احمد صاحب 〃 ۵/
حمید اللہ خانصاحب 〃 ۷/
منشی محمد ابراہیم صاحب پٹواری باغبانپورہ ۲۳/
مستری غلام حسین صاحب شاہدرہ ۲۰/
میاں محمد احسن صاحب مردان ۳۰/
اللہ بخش صاحب کوٹ فتح خاں ۱۰/
شیخ رحیم بخش صاحب مالاکنڈ ۱۰/
سید مقصود علی صاحب مانسہرہ ۱۱/
میاں قادر بخش صاحب ملتان ۱۲/
ماسٹر نواب الدین صاحب 〃 ۲۰/
چوہدری نصر اللہ خانصاحب حال منٹگمری ۱۵/

چوہدری نذیر احمد صاحب ملتان ۱۰/
مہر شمشیر علی صاحب ماچھی داگھ ۵/
ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپٹن ۱۶/
منشی محمد ابراہیم صاحب 〃 ۲۰/
اہلیہ شیخ عبد العزیز صاحب اوکاڑہ ۲۰/
سی۔ آر۔ جی عبد العلی صاحب عارف والہ ۵/

چوہدری قاسم علی صاحب معہ والدہ صاحبہ چک ۳۰ / ۱۱ / ۷ ۶/
چوہدری حاکم دین صاحب چک ۶ / ۱۱ / ۷ ۵/
ملک محمد عبد الرحمن صاحب فیروزپور شہر ۳۰/
اہلیہ صاحبہ بابو محمد عثمان صاحب 〃 ۵/
والدہ صاحبہ امۃ العزیز صاحبہ 〃 ۵/
بابو احمد جان صاحب فیروزپور شہر ۵/
اہلیہ صاحبہ پیر اکبر علی صاحب 〃 ۲۰/
اہلیہ صاحبہ بابو محمد افضل صاحب 〃 ۵/
محمد اسمٰعیل صاحب کوٹ رکن الدین ۵/
چوہدری اعظم علی صاحب منجانب متوفی والدہ صاحبہ زیرہ ۵/
چوہدری بشیر احمد صاحب پسر چوہدری اعظم علی صاحب زیرہ ۵/
سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب زیرہ ۶۰/
چوہدری عابد علی صاحب پسر 〃 〃 ۵/

چوہدری امتیاز علی صاحب پسر چوہدری اعظم علی صاحب } زیرہ ۵/
رشیدہ بیگم صاحبہ دختر 〃 〃 ۵/
رستم علی شاہ صاحب 〃 ۵/
سید حبیب الرحمٰن صاحب سلیمانکی ہیڈ ۵/
چوہدری علی گوہر خانصاحب معظم ۵/
میاں رمضان احمد صاحب دولیوالہ ۲/
چوہدری احمد علی خانصاحب کریام ۲/
میاں نظام الدین صاحب لنگیری ۵/
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں ۱۰/
ماسٹر رشید احمد صاحب ماہلپور ۱۰/
چوہدری عبدالعزیز صاحب عالم پور ۵/
روشن دین صاحب مجاہد کیریاں ۵/
سید عنایت حسین صاحب لدھیانہ ۲۰/
سید محمد حسین شاہ صاحب 〃 ۵/
شیخ غلام نبی صاحب 〃 ۵/
سید محبوب علی شاہ صاحب 〃 ۵/
بابو نعمت علی صاحب اوورسیر سکھووال ۲۵/
شیخ عبدالرحمٰن صاحب نابھہ ۵/
میاں فضل محمد صاحب بجول ۵/
کریم اللہ صاحب پائل ۱۰/
شیخ محمد حسین صاحب پائل ۱۰/
ملک عطاء اللہ صاحب دہلی ۵/

ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب دہلی ۵/
بابو غلام اللہ خانصاحب 〃 ۲۰/
چوہدری مقصود علی صاحب 〃 ۱۰۱/
مستری محمد الدین صاحب جموں ۵/
مریم بیگم صاحبہ اسنور ۲/
ڈاکٹر عمر الدین صاحب منڈکولہ ۲۰/
سیٹھ عزیز احمد صاحب محمود آباد فارم ۱۰/
منشی محمد صادق صاحب 〃 ۱۰/
مستری امام الدین صاحب کنری سندھ ۱۰/
مستری محمد عیسیٰ صاحب زیروی 〃 ۱۰/
محمد شریف صاحب دریا خاں 〃 ۵/
شیخ فیروز الدین صاحب بہاولنگر ۲/
شیخ اقبال الدین صاحب 〃 ۲۳/
بابو محمد انور صاحب 〃 ۵/
غلام مصطفیٰ صاحب خانیوال ۵/
مولوی عبدالواحد خانصاحب کوئٹہ ۳۵/
قریشی محمد عظیم صاحب مسقط ۲۰/
مستری فتح محمد صاحب 〃 ۱۰/
محمد حسین صاحب مچھ ۱۰/
ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۱۰۰/
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب 〃 ۵۵/
ڈاکٹر محمد شفیق صاحب 〃 ۴۰/
عبدالغفور صاحب 〃 ۳۰/

سید عابد حسین صاحب جے پور ۱۰/
محمد خانصاحب پسر ماموں خانصاحب 〃 ۱۰/
منشی عبدالشکور صاحب 〃 ۵/
بابو علی بخش صاحب بھوپال ۵/
مراد بخش صاحب آگرہ ۳۰/
شیخ فضل حق صاحب سہارنپور ۲۰/
محمد سلیمان صاحب مظفر نگر ۵/
ملک عبدالعزیز صاحب آرہ ۳۵/

خواجہ عبدالمجید صاحب کلکتہ ۳۵/
ملک احمد خان صاحب احمد نگر ۶۱/
مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب کاٹھ گڑھ حال قادیان } ۵/
ماسٹر قمر الدین صاحب قادیان ۵/

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۸ء سے ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء تک ہو گا درخواست داخلہ ۱۰ جولائی تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔

قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

پان فروشی

ایک دوست مسمی کمال الدین صاحب احمدیہ مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور چاہتے ہیں۔ کہ وہ ایک تھوک پان فروشی کی دکان لاہور میں کریں۔ اس سلسلہ میں ان کو ایسے دوستوں کے پتوں کی ضرورت ہے۔ جن کے ذریعہ وہ مختلف قسم کے پانوں کا سٹاک نفع مند صورت میں حاصل کر سکیں اگر کوئی دوست اس بارہ میں ان کی امداد فرما سکیں۔ تو موجب شکریہ ہوگا ان سے براہ راست خط و کتابت کی جائے اور ایک اطلاعی خط نظارت ہذا میں بھیجدیا جائے۔ (ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور۔ ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔ جس میں اس اقدام کی جو وجوہ لکھی ہیں۔ وہ نہایت لرزہ خیز ہیں۔

سری نگر ۱۳ جون کشمیر کو تینوں راستوں سے جانے والی لاریوں کی یونینوں نے ہڑتال کا جو اعلان کیا ہے اس سے ڈر کر حکومت کشمیر پٹرول پر ڈیوٹی منسوخ کرنے کے لئے تیار نہیں ہاں جائز مطالبات پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اگر ہڑتال ہو گئی۔ تو حکومت خود لاریوں کا انتظام کریگی

کٹک ۱۳ جون صوبہ اڑیسہ کی کانگرسی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ طلباء سیاسی جلسوں میں شریک ہو سکتے ہیں ہاں بورڈروں کے لئے پرنسپل کی اجازت ضروری ہے۔ لیکن انہیں سیاسی مجالس میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کی اجازت نہیں۔

مدراس ۱۳ جون۔ دیوان سر آر کے شانکھم اگست کے پہلے ہفتہ میں یورپ جائیں گے۔ کیونکہ آپ مجلس اقوام کی اسمبلی میں ہندوستان کے نمائندے مقرر کئے گئے ہیں۔

شملہ ۱۳ جون معلوم ہوا ہے پنجاب گورنمنٹ ایک نئی تعلیمی سکیم عمل میں لارہی ہے۔ جس کی رو سے ان شہروں میں جہاں دوسرے ہائی سکول موجود ہیں۔ گورنمنٹ سکول توڑ دئے جائیں گے۔ اور ان کو لڑکیوں کے لئے ہائی سکول بنا دیا جائے گا۔ نیز مفصلات کے بعض انٹرمیڈیٹ کالجوں کو ڈگری کالج بنا دیا جائیگا

کلکتہ ۱۳ جون "ہندوستان سٹینڈرڈ" کے ایڈیٹر پر علی پور جیل کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے ہتک عزت کا ایک مقدمہ دائر تھا۔ جس میں آج مجسٹریٹ نے انہیں تین ماہ قید اور دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی۔ اخبار مذکور میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ کے سلوک پر شدید نکتہ چینی کی گئی تھی

نینی تال۔ ۱۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ یو پی کی وزارت نے پارلیمنٹری سکرٹریوں کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ انہیں اپنے اپنے محکمہ کے متعلق صرف معمولی انتظامی مسائل کا اختیار ہو گا۔

شنگھائی ۱۳ جون حکومت جاپان نے درخواست کی تھی۔ کہ وہمپو اور کیو کیانگ سے غیر ملکی جہاز ہٹا دئے جائیں۔ لیکن گورنمنٹ برطانیہ نے یہ درخواست منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسی طرح امریکن گورنمنٹ نے بھی انکار کر دیا ہے۔

شملہ ۱۳ جون۔ پچھلے دنوں ہندو اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ یونینسٹ پارٹی کے قریباً ایک درجن ممبروں نے استعفے دیدیے ہیں۔ لیکن اب پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ کسی نے ابھی تک باقاعدہ استعفیٰ نہیں دیا۔ اگرچہ وہ اس کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

لدھیانہ ۱۳ جون۔ احراری لیڈر شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر کے خلاف ایک باغیانہ تقریر کی بناء پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف ایک مقدمہ چل رہا تھا۔ جس میں آج ایک سال قید بامشقت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

وی آنا۔ ۱۳ جون مقامی گورنر نے حکم دیا ہے۔ کہ خاص اجازت نامہ حاصل کئے بغیر کوئی یہودی آسٹریا سے باہر نہیں جا سکتا۔ اور نہ واپس آ سکتا ہے۔ نیز آرین نسل کے لوگوں کو یہودیوں سے خرید و فروخت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ جون آسٹریا کے ذمہ بعض غیر ملکیوں کے قرضے تھے ان کا سود ادا کرنے سے جرمنی نے انکار کر دیا ہے۔ جو حکومتیں قرضہ کی ضامن ہیں۔ ان کے نمائندوں نے لنڈن میں جمع ہو کر جلسہ کیا۔ اور یادداشت مرتب کر کے جرمنی کو بھیجی ہے۔ ضامن حکومتوں میں اٹلی بھی شامل ہے۔ مگر اس کے نمائندے نے دستخط نہیں کئے۔ آسٹریا کے ذمہ برطانیہ کا جو قرضہ ہے اس کی مقدار اسی لاکھ پونڈ ہے۔

القدس ۱۳ جون۔ آج یروشلم کے مغربی مضافات میں کسی نے ایک یہودی کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ اس پر پولیس اور فوج نے سڑک پر سے گزرنے والے ہر عرب کو گرفتار کر لیا۔ اور ملحقہ گاؤں پر اجتماعی جرمانہ کر دیا۔

ماسکو ۱۳ جون۔ ایک اخبار میں ایک روسی جرنیل کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ کہ حکومت روس جاپان کو الٹی میٹم دینے والی ہے۔ کہ چین سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ ورنہ اعلان جنگ کر دیا جائیگا

ڈبروگڑھ ۱۳ جون دریائے برہم پتر میں طغیانی آ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے شہر میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے رسل و رسائل کے ذرائع منقطع ہیں کئی گاؤں تباہ اور ہزاروں دیہاتی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۱۳ جون۔ بمبئی گورنمنٹ پولیس کی از سر نو تنظیم کر رہی ہے۔ سارجنٹوں اور تھانیداروں کی تمیز اڑا دی گئی ہے۔ ہندوستانی۔ اینگلو انڈین اور یورپین سب افسروں کے گریڈ یکساں ہوں گے۔ یورپین افسروں کو صرف پچھتر روپیہ زائد الاونس ملے گا۔ یورپین اور اینگلو انڈین افسروں کی بھرتی اسی وقت تک بند رہے گی جب تک کہ ان کی موجودہ نسبت کم ہو کر پچیس فیصدی نہ رہ جائے۔

ناگپور۔ ۱۳ جون تمام سابقہ احکام کو منسوخ کرتے ہوئے سی پی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپیہ کے قرضہ جات ہی مصالحتی بورڈ ایکٹ کے ماتحت آئیں گے۔

بمبئی۔ ۱۳ جون۔ یہاں اس قسم کی افواہیں بہت زوروں پر ہیں کہ برطانیہ اور امریکہ سونے کی قیمت بڑھانے والے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ گذشتہ تین روز میں ۷۵ ہزار اونس سونا خریدا گیا ہے۔

پانی پت ۱۳ جون مسجد نوشاہ شہید ولی کی جگہ پر بعض ہندوؤں کے قبضہ کے خلاف مقامی مسلمانوں نے عدالت میں دعوےٰ دائر کیا تھا۔ اور بیان کیا تھا۔ کہ اس جگہ نوشاہ شہید ولی کا مزار بھی دبا ہوا ہے۔ اور مسجد اور مسجد کا پختہ فرش اور نالیاں بھی برآمد ہوئی ہے۔ ہندوؤں کا بیان تھا کہ اس جگہ کبھی بھی مسجد نہیں تھی۔ ابتدائی عدالت کے بعد اب سشن جج کرنال نے بھی مسلمانوں کا دعویٰ معہ خرچہ مسترد کر دیا ہے۔

سارا گوآ۔ ۱۲ جون جنرل فرانکو کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوری ۳۷ء سے ستمبر ۳۷ء تک دو سو جہازوں نے جن پر برطانوی جھنڈے نصب تھے۔ ہسپانیہ میں ناجائز اسلحہ بہم پونچائے ہیں۔ اور اس وقت بھی سات جہاز اسلحہ کی ناجائز تجارت میں مصروف ہیں۔ برطانوی جہازوں پر حملے ہونے کی وجہ بھی یہی ہے۔

ناگپور ۱۳ جون۔ سی پی کے وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ چین آزادی کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے۔ کہ اس جنگ میں ان کی امداد کریں۔

سکھر ۱۲ جون۔ سکھر میں حالات اب نارمل ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر سے ملٹری پہرہ ہٹا دیا گیا ہے۔ عنقریب ہی دفاتر کھل جائیں گے اور باقاعدہ کام شروع ہو جائے گا۔

ناگپور۔ ۱۳ جون۔ یکم جولائی سے سی پی کے تمام ٹیکسٹائل مزدور ہڑتال کر دیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- غلام نبی